بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لله ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَي رَسُوْلِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيهِ وَعَلي اٰلِهِ وَصَحْبِه وَمَنْ وَّالاَه أَمَّا بَعْدُ:

277. رمضان کی تیاری اور استقبال کیسے کریں؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝١٩٧﴾ (البقرة:197)

اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ"

(رواه النسائي والبيهقي، صححه الألباني)

ماہِ رمضان کی آمد کے متعلق ہمیشہ ایک سوال کثرت سے کیا جاتا ہے کہ اس عظیم مہینے کا استقبال کیسے کریں؟ اور اس برکت والے مہینے کے لیے تیاری کیسے کریں؟ اور ہر سال رمضان کی آمد پر اس سوال کا جواب دیا جاتا ہے مختلف انداز سے، مختلف علماء اس موضوع پر بات کرتے آئے ہیں اور آج کی نشست میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے چند اہم باتوں کا ذکر کرتے ہیں، لیکن اس سے پہلے کہ میں رمضان کے لیے تیاری کی چند اہم باتیں بتاؤں:

ہم نے یہ تو جان لیا ہے کہ رمضان کا مہینہ عظیم مہینہ ہے برکتوں والا مہینہ ہے لیکن اس عظیم اور برکت والے مہینے کا اثر ہماری زندگی میں کیا ہوا؟ کتنے رمضان آئے اور گئے ہماری زندگی میں ان مہینوں کا ہماری زندگی میں کیا اثر ہوا؟

رمضان کی آمد پر جتنی ہمیں خوشی ہوتی ہے عید کی آمد پر اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے اور جو پورے سال کی بہترین دَس راتیں ہیں وہ رمضان کی پہلی دَس راتیں نہیں ہیں نہ ہی درمیان والی دَس راتیں ہیں بلکہ رمضان کی آخری دَس راتیں ہیں اور عجب حال ہے ہمارا کہ رمضان کا استقبال بڑے جوش وخروش سے کرتے ہیں خوشی سے کرتے ہیں اور خوشی ہونی بھی چاہیے برکتوں والا مہینہ ہے خیر والا مہینہ ہے مغفرت کا مہینہ ہے ایمان اور تقویٰ کا مہینہ ہے عظیم پیغام لے کر آتا ہے رمضان، مومنوں کی تربیت کے لیے بہت ساری برکتیں لے کر آتا ہے خوشی تو ہونی چاہیے لیکن ہماری خوشی پہلی دَس راتوں تک ہوتی ہے! بڑے جذبے سے ہم روزہ رکھتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں درمیان والی دَس راتیں تھوڑی سی کمزور پڑ جاتی ہیں اور آخری دَس راتوں میں مساجد میں نمازیوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے اور بازار بھر جاتے ہیں وجہ کیا ہے؟! کہ ہم نے رمضان کا استقبال کرنا تو جان لیا لیکن رمضان کا حق ادا کرنا نہیں جانا! آج کی نشست میں رمضان کا استقبال کرنے کا ایک خاص طریقہ بتاتے ہیں پہلے بھی ہم کئی مرتبہ بات کر چکے ہیں لیکن آج کی نشست میں کچھ ایسا طریقہ بتاتے ہیں جس سے پورے رمضان میں خاص طور پر آخری دَس راتوں کے لیے ہم خاص اہتمام کریں جو پورے سال کی بہترین راتیں ہیں۔

اور یہ بھی جان لیں کہ رمضان کے استقبال کے لیے یا رمضان کی تیاری کے لیے جو باتیں کی جائیں گی یہ صرف خیالی باتیں نہیں ہیں یا یہ صرف ایسی باتیں نہیں ہیں کہ ہم سوچیں گے ان کے بارے میں ہم کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے ہیں یا بعض لوگوں کے لیے شاید مشکل ہو تو یہ ساری کی ساری باتیں عام باتیں ہیں آسان اعمال ہیں اور قرآن اور سنت کے مطابق ہیں باہر سے ان شاء اللہ کوئی بات نہیں ہو گی۔

رمضان کی تیاری کے لیے جو ہم نے کرنا ہے وہ سب سے پہلے یہ جان لینا ہے کہ رمضان کی تیاری کرنی چاہیے کہ نہیں؟

پچھلی مرتبہ ایک سوال آیا تھا شب برأت کی تیاری کے تعلق سے کہ شب برأت آنے والی ہے اس کے لیے ہم کیا تیاری کریں؟

جواب: شب برأت کی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ "شب برأت" یہ نام قرآن اور سنت میں ہے ہی نہیں اور نہ ہی سلف کے زمانے میں یہ نام معروف اور مشہور تھا۔ "شب" فارسی لفظ ہے اور "برأت" عربی لفظ ہے دونوں کو جوڑ کر اردو میں کہتے ہیں شب برأت جس سے اردو بَری ہے لیکن کہنے والوں نے کہہ دیا سننے والوں نے سن لیا کرنے والوں نے کر لیا! تو شب برأت کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے اِس لیے اُس کے لیے کوئی تیاری بھی نہیں کرنی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں یہ رات کئی مرتبہ آئی (پندرہویں شعبان کی رات کئی مرتبہ آئی) کیا خاص اہتمام کیا؟ کوئی خاص تعداد کی نمازیں امت کو سمجھا کر گئے؟ کوئی خاص دعا اس خاص رات میں سمجھا کر گئے؟ کوئی خاص ذکر یا خاص عبادت امت کے لیے چھوڑ کر گئے؟ کچھ نہیں ملتا کیونکہ اس رات کی کوئی شرعی حیثیت ہے ہی نہیں۔ صحابہ کرام، اللہ تعالیٰ کے لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین جنہوں نے براہِ راست اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم حاصل کیا ان کی زندگی میں یہ رات کئی مرتبہ آئی کئی سالوں تک آتی رہی ان سے کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ انہوں اس رات کا کوئی اہتمام کیا ہو۔

لیکن جب رمضان کے تعلق سے کوئی بات آتی ہے تو پھر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سلف صالحین اور ان کے سردار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے لیے خاص اہتمام کیا ہے، رمضان کی آمد پر اور رمضان کی تیاری کے لیے خاص انتظام اور خاص اہتمام کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں رمضان کے مہینے کے تعلق سے:

"أَتَاكُمْ رَمَضَانُ" (رمضان کے مہینے کی آمد ہوئی)

"شَهْرٌ مُبَارَكٌ" (یہ مہینہ برکتوں والا مہینہ ہے)

اللہ تعالیٰ کے لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشخبری دیتے ہیں تو سب سے پہلے جو ہم نے رمضان کی تیاری کے لیے کرنا ہے کہ اپنے دل میں خوشی محسوس کرنی ہے، اور یہ مومن کے ایمان کی نشانی ہے جب خیر اور برکت کا ذکر ہوتا اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کا کوئی راستہ دکھایا جاتا ہے تو مومن خوش ہو جاتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ": برکتوں والا مہینہ ہے اور صحابہ کرام بھی خوش ہوئے اس خوشخبری کو سن کر تو ہمیں سب سے پہلے رمضان کی آمد پر خوش ہونا چاہیے۔

اور یہ خوشی صرف رمضان سے چند دن پہلے یا رمضان کے چند پہلے دنوں تک نہیں رہنی چاہیے بلکہ سارے کے سارے مہینے میں رہنی چاہیے تاکہ اس مہینے کی برکت سے اور خیر سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

پھر کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"فَرَضَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ" (اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے کو فرض کر دیا)

ہم نے جو تیاری کرنی ہے رمضان کے لیے وہ یہ جاننا ہے کہ رمضان کے مہینے کا روزہ فرض ہے۔

اور یہ بھی ہم نے تیاری کرنی ہے رمضان کے لیے کہ وہ اور کون سے فرائض ہیں جو ہمارے اوپر فرض ہیں رمضان کے علاوہ کیونکہ جو رمضان کا ربّ ہے وہی پوری کائنات کا ربّ ہے اُس ربّ نے ہمارے اوپر بعض فرائض عائد کیے ہیں کیا ہم نے ان فرائض کو جان لیا ہے کہ نہیں؟

جواب: رمضان کے روزے کی فرضیت تو آج بچہ بچہ بھی جانتا ہے، اگر ہم نے رمضان کے لیے صحیح تیاری کرنی ہے تو پھر ہمیں رمضان کے آنے سے پہلے جو بھی فرائض ہمارے اوپر ہیں ہمارے ربّ کی طرف سے ان فرائض کو جان لینا ہے۔

روزہ تو فرض ہے ہم نے جان لیا ہے اور ان شاءاللہ روزہ رکھنے کی ہم تمنا بھی کرتے ہیں اور روزہ رکھنے کی جستجو میں بھی رہتے ہیں اور اس کے لیے خاص تیاری بھی کرتے ہیں، الحمد للہ آج مسلمان بچہ بھی روزہ رکھتا ہے کوشش کرتا ہے روزہ رکھنے کی اس کے والدین اسے سمجھاتے رہتے ہیں روزہ رکھنے کی تربیت کرتے رہتے ہیں تو وہ یہ جان لیتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں روزہ رکھا جاتا ہے لیکن اسی بچے کو باقی فرائض سے محروم کیا جاتا ہے کیا وجہ ہے؟!

پورے سال میں اور بھی فرائض ہیں وہ کہاں ہے؟! نماز فرض ہے بچے کی نماز کی تربیت کا خاص اہتمام نہیں کیا جاتا! (إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللهُ سُبحَانَه وَتَعَالىٰ)۔

ہمارا کیا حال ہے رمضان کا روزہ تو رکھ لیتے ہیں لیکن روزے کی حالت میں کتنی نمازیں ہم چھوڑ دیتے ہیں؟! (إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللهُ سُبحَانَه وَتَعَالىٰ)۔ بعض لوگ رمضان کا روزہ تو رکھ لیتے ہیں لیکن سارا دن سوتے رہتے ہیں کیا روزہ ہے اور کیا رمضان ہے ایسے لوگوں کے لیے؟! رمضان کا روزہ تو فرض ہے اور رمضان کا روزہ جو ہے وہ ارکان اسلام کا چوتھا رکن ہے پہلے تین ارکان کیا ہیں اسلام کے کیا ہم نے وہ بھی جانے ہیں؟

1- کلمۂ شہادت سب سے پہلا رکن ہے کیا جانتا ہوں میں کلمۂ شہادت کے بارے میں؟!

کلمۂ توحید کا کیا معنی ہے؟ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" اور "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" میں کوئی فرق ہے کہ نہیں؟ شہادت کسے کہتے ہیں گواہی کسے کہتے ہیں؟ "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ" کا کیا معنی ہے؟ کیا میں نے اس معنی کے مطابق اپنی گزشتہ زندگی گزاری ہے کہ نہیں؟

2- نماز دوسرا رکن ہے کلمۂ شہادت کے بعد کیا میں نے نماز کی فرضیت کا اہتمام کیا ہے؟ کیا میں سچا اور پکا نمازی ہوں؟

گیارہ مہینے گزرے ہیں رمضان سے رمضان تک رمضان میں تو میں نے روزے رکھے ہیں اور نماز بھی پڑھ لی ہے (رمضان کی حد تک نماز پڑھی ہے) اور پورے گیارہ مہینے میں نے کیا کیا ہے؟! جو رمضان کا ربّ ہے وہی نماز کا ربّ بھی ہے وہ حج کا ربّ بھی ہے وہ زکوٰۃ اور صدقات کا ربّ بھی ہے وہ پوری کائنات کا ربّ ہے جس نے روزے کو فرض کیا ہے اسی نے ہی نماز کو فرض کیا ہے تو یہ کہاں کا انصاف ہے اور کہاں کی عقلمندی ہے کہ ہم اپنی مرضی کے مطابق بعض فرائض پر عمل کریں اور بعض فرائض جو رمضان سے بھی زیادہ اہمیت رکھتے ہیں پس پشت ڈال دیں؟!

3- زکوۃ تیسرا رکن ہے نماز کے بعد ارکان اسلام میں سے زکوۃ کے بارے میں میں کیا جانتا ہوں؟ ابھی تک زکوٰۃ میں نے دی ہے کہ نہیں دی؟

مال جمع کرنا تو میں خوب جانتا ہوں اور ہم سب جانتے ہیں مال کیسے جمع کیا جاتا ہے لیکن کیا ہم نے یہ جانا ہے کہ:

(۱) زکوۃ کس مال میں ہوتی ہے کتنی ہوتی ہے نصاب کیا ہے؟! (۲) زکوۃ کے حقدار مستحقین کون ہیں؟!

(۳)زکوۃ المال میں اور زکوۃ الفطر میں کیا فرق ہے؟!

واللہ! بعض ایسے مسلمان بلکہ کثرت سے پائے جاتے ہیں جن کو زکوۃ المال زکوۃ الفطر کے فرق کا پتہ ہی نہیں ہے! زکوۃ الفطر دیتے ہیں سمجھتے ہیں کہ ہم نے زکوۃ ہی دے دی ہے یا زکوۃ المال دیتے ہیں سمجھتے ہیں زکوۃ الفطر ہی دے دی ہے! دونوں کے احکام میں کوئی فرق نظر نہیں آتا وجہ کیا ہے؟ کیونکہ ہم نے صرف رمضان کو جانا ہے رمضان کے روزے کو جانا ہے اور یہی فرض ہم جانتے ہیں باقی فرائض ہم جانتے نہیں ہیں!

رمضان کا ہم استقبال کرتے ہیں رمضان کی خاص تیاری کرتے ہیں فرائض کو جاننے سے کہ کیا فرائض ہیں میرے اوپر:

(ا)ارکان اسلام پانچ ہیں کیا ہیں جان لیں ارکان ایمان چھ ہیں جان لیں یہ کیا ہیں، فرض ہیں یہ جان لیں۔

(۲)"میرا عقیدہ": میں مسلمان ہوں میرا عقیدہ کیسا ہونا چاہیے کیا میں جانتا ہوں؟ فرض ہے کہ میں اپنے صحیح عقیدے کو سمجھ لوں۔

(۳)میرا منہج کیا ہے؟ وہ کون سا راستہ ہے میری زندگی میں جو میں نے اختیار کیا ہے جس سے میں دین کو سمجھ سکتا ہوں قرآن اور حدیث کو سمجھ سکتا ہوں؟ وہ راستہ کون سا راستہ ہے اسے منہج کہتے ہیں تو میرا منہج کیا ہے کیا میں یہ بھی جانتا ہوں کہ نہیں؟

یہ بھی جاننا فرض ہے کہاں ہوں میں؟! یہ سارے فرائض ہیں میں تو یہ سمجھ بیٹھا کہ رمضان کا روزہ فرض ہے یہی میرے لیے کافی تھا!

رمضان کی صحیح تیاری کرنی ہے تو فرائض کو جان لیں کہ ہمارے اوپر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کے لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: " تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ"۔ خوشخبری پر خوشخبری ہے رمضان کے مہینے کا روزہ فرض ہے فرض نہ ہوتے تو ہم نہ رکھتے کیا خیال ہے نفل ہوتے تو رکھتے ہم؟! شدید گرمی ہے پورا سال کتنے نفل روزے رکھتے ہیں ہم جو رمضان میں بھی نفل روزے رکھ لیں گے؟! تو اللہ تعالیٰ کا خاص انعام اور احسان ہے کہ رمضان کے روزے کو ہمارے اوپر فرض کر دیا ہماری بہتری کے لیے ہماری خیر خواہی کے لیے کیونکہ ہم شاید تھوڑا سا کنجوسی سے کام کرتے ہیں، عبادات کے تعلق سے عبادات کے معاملات میں جو فرائض ہیں وہیں تک ہم رہتے ہیں نوافل اور مستحبات اور سنتیں جو ہیں وہ ہم کہتے ہیں کہ کوئی اور ہیں نا مولوی کرنے والے ہمیں کیا ضرورت ہے کرنے کی ہم فرائض کی حد تک عبادت کرنا جانتے ہیں۔

واللہ! اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اس امت پر ہمارے اوپر خاص احسان ہے کہ رمضان کے روزے کو فرض کیا گیا ہے یہ بھی خوشخبری ہے، اگلی خوشخبری سنیں اسی مہینے میں:

" تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ"(آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں (سبحان اللہ))

جب جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں جب آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں تو تیسرے نمبر پر جو ہم نے تیاری کرنی ہے وہ یہ ہے کہ جو بھی نیک اور صالح اعمال ہیں ان میں ہم سبقت حاصل کریں سب سے آگے رہیں۔ آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں کس لیے کھلے ہوئے ہیں؟ تاکہ فرمانبردار فرمانبرداری کرتے رہیں نیک اور صالح اعمال کرتے رہیں اُن کے اعمال جاتے رہیں آسمان کی طرف، خوشخبری ہے مومنوں کے لیے: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ (الرعد:29): ان کے لیے خوشخبری ہے۔

توہمیں رمضان کی تیاری کرنی ہے اعمال صالحہ کثرت سے کرنے سے، فرمانبردار مسلمان بننے کی تیاری کرنی ہے ہم لوگوں نے اور فرائض کی ادائیگی سر فہرست ہے اور فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ جو بھی عبادات ہیں نوافل ہیں سنتیں ہیں اگر پورا سال ہم نہ پڑھ سکے تو بہترین موقع ہے آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں ہم کہاں ہیں؟! کوئی سو رہا ہے، کوئی کام میں مصروف ہے، کوئی دکان میں مصروف ہے، کوئی کاروبار میں تجارت میں مصروف ہے، آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں کس لیے کھلے ہوئے ہیں کس چیز کے منتظر ہیں؟! انہی نیک اور صالح اعمال کے صالح اقوال کے۔ ہمارا قول و فعل نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٌ ہونا چاہیے اس بہترین مہینے میں ہم نے یہ تیاری کرنی ہے۔

آگے اللہ تعالیٰ کے لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ"(اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں)

خوشخبری ہے اُن مسلمانوں کے لیے جو سارا سال گناہ کرتے رہتے ہیں! کوئی حرام کھا رہا ہے کھاتا آیا ہے رمضان سے پہلے بھی کھا رہا تھا رمضان میں بھی کھاتا ہے رمضان کے بعد بھی کھاتا ہے اُسے فرق بھی نہیں پڑتا! جہنم کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں خوشخبری ہے ان مسلمانوں کے لیے جن سے گناہ ہوتے ہیں یا جو گناہ کرتے ہیں کہ اب گناہوں سے تو رُک جائیں ذرا گناہ مت کریں ہم نے رمضان کی تیاری کرنی ہے محرمات سے اجتناب کرنے سے۔ فرائض کی ادائیگی ہم کر چکے ہیں پہلے اب فرائض کی ادائیگی بھی ہو رہی ہے محرمات کا ارتکاب بھی کر رہے ہیں تو کیا رمضان کی ہم نے تیاری کی ہے؟! جہنم کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں اس لیے تاکہ ہمیں شرم آئے اور نافرمانیوں سے رُک جائیں! رمضان کی ہم نے تیاری کرنی ہے نافرمانیوں سے دوری اختیار کرتے ہوئے محرمات سے اجتناب کرتے ہوئے۔ عجب بات ہے رمضان کی آمد پر خوشی مناتے مناتے رات کو جاگتے رہتے ہیں اور سحری بھی پہلی رات جلدی ہی کر لیتے ہیں اور رمضان کی ابتداء فجر کی نماز کو گنوانے سے ہوتی ہے! (نعوذ باللہ)۔

خوشی ہے ناسارا دن شوپنگ کرتے رہے ساری رات جاگتے رہے سحری کرنے کے لیے رات کو دو بجے سحری کی تین بجے سحری کی پورا جسم ٹوٹ رہا ہے تھکاوٹ ہے نیند آگئی سو گئے صبح نو دس بجے آنکھ کھلی فجر کی نماز گئی یہ کیا رمضان کا استقبال ہے کیا تیاری ہے رمضان کی؟! کیا رمضان کا ایسے استقبال کیا جاتا ہے؟! یا آپ نوٹ کریں ذرا اہل فتنہ اہل فسوق اور فجور کو دیکھیں رمضان کے مہینے کے لیے خاص ڈرامے اور خاص چینلز میں خاص پروگرام کا اہتمام کیا جاتا ہے! نہیں چھوڑتے یہ لوگ اور نہیں چھوڑیں گے! اور ساری رات یا تو ہم کھا پی رہے ہوتے ہیں یا تو چینلز کے سامنے یوں آنکھیں کھول کر بیٹھے ہوتے ہیں رات گزر جاتی ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہیں اور تراویح بھی بعض اچھے لوگ پڑھ لیتے ہیں اور بقیہ حصہ بعد میں جا کر دیکھتے ہیں کہ پروگرام نہیں چھوٹنا چاہیے۔ جال ہے بچھا دیا اُن لوگوں نے!

محرمات سے اجتناب کرنے سے رمضان کی تیاری کریں یہ خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے، جہنم کے دروازے بند ہیں ہمیں تو شرم آنی چاہیے!

آگے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ"(اور مردۃ الشیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے جکڑ دیا جاتا ہے)

مارِد شیطان بدترین شیطان ہوتے ہیں اور شیطان ہی لفظ کافی ہے جو انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے جس نے اپنے ربّ کی عزت کی قسم کھائی ہے کہ اس انسان کو جنت سے دور کر کے رہے گا جنت سے محروم کر کے رہے گا! اور یہ بھی گواہی دی ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جو مخلص ہیں اپنے ربّ کے؛ موحد ہیں متبع سنت ہیں متقی پرہیز گار ہیں شیطان کی ایسے عظیم لوگوں پر کوئی چال چلتی نہیں ہے۔

اور جب شیطان جکڑے ہوئے ہیں یہ خوشخبری ہے نا؟! تو ہم نے تیاری کرنی ہے کہ اپنے نفس کے شیطان کو مغلوب کرنا ہے۔

رمضان کے لیے ہم نے تیاری کرنی ہے کہ جب مردۃ الشیاطین کو اللہ تعالیٰ نے قید کیا ہے تو اپنی خواہش نفس کو میں قید کیوں نہیں کر سکتا ہوں؟! شیطانی وسوسوں پر میں کیوں نہیں غالب ہو سکتا ہوں؟! اس کے لیے میں کیوں نہیں جدوجہد کر سکتا ہوں؟! تو رمضان کے لیے ہم نے تیاری کرنی ہے شیطانوں سے لڑنے کی اور سب سے پہلے اپنے شیطان سے لڑنے کی۔

ہم سب کے اندر ایک شیطان موجود ہے دل میں وسوسہ بھی کرتا ہے خون میں بھی دوڑتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے ہی پیدا کیا ہے لیکن جدوجہد ہم کر سکتے ہیں، نہ تو دل کو اپنے سینے سے ہم نکال سکتے ہیں لیکن ایک خوشخبری بھی یہ ہے کہ دل میں جو شیطان وسوسہ کرتا ہے اس کی وصف ہے "وسواس الخناس" ہے:

(۱) وسوسہ دیتا ہے وسواس ہے۔ (۲) خناس ہے دور بھاگ جاتا ہے چھپ جاتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ چھپ جاتا ہے ڈرپوک ہے دوڑ جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہم غافل ہوتے ہیں تو یہ وسوسے کرتا رہتا ہے۔ بعض لوگ خود شیطان ہو جاتے ہیں رمضان میں (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے ان کے شر سے، آمین) اللہ تعالیٰ کی رحمت دیکھیں کہ مردۃ الشیاطین جِنوں کے بدترین شیطان قید میں ہیں اور یہ شیاطین الانس آزاد ہو جاتے ہیں اُن میں سے مثال میں نے دی ہے آپ کو کہ چینلز میں خاص پروگراموں کا اہتمام کرنا اور ان کے لیے ملینز آف ڈالرز (Millions of Dollars) لگانا بہت سارا پیسہ خرچ کرنا، خاص پراگراموں میں کی تیاری کرنا پھر چینلز پر ان کو خاص طور پر دینا یہ سارا پورا بزنس ہے نیٹ ورک ہے شیاطین الانس ہیں۔

وہ لوگ جو ان سے بھی بُرے ہیں شیاطین الانس میں سے جو بدعتوں کا خاص اہتمام کرتے ہیں رمضان میں عبادت کے نام پر! بدعتیں ایجاد کرتے رہتے ہیں وہ عمل کرتے ہیں جو نہ تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا اور نہ ہی صحابہ کرام سلف صالحین نے کیا ہے شیطان ہیں یہ ایسے لوگوں سے بچ کر رہیں ایسی گیدرنگز (Gatherings) سے بچ کر رہیں۔

آگے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ" (اللہ تعالیٰ کی اس پورے مہینے میں ایک خاص رات ہے جو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے اور خیر ہے)

کون سی رات ہے؟ لیلۃ القدر۔

ہزار مہینے کی عبادت ایک طرف اور اس عظیم رات کی عبادت ایک طرف اور یہ رات "لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ" اللہ تعالیٰ کے لیے خاص رات ہے؛ اگرچہ پورے سال کی راتیں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں اور کس کی ہیں لیکن اس رات کی خصوصیت ہے خاص اہمیت ہے خاص ذکر کیا گیا ہے:

﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝١ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝٣﴾ (القدر:1-3)

ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے اس ایک رات کی عبادت ہم نے یہ تو جان لیا ہے لیکن اس رات کے لیے خاص کیا اہتمام ہم نے ابھی سے شروع کیا ہے ؟آخری دَس راتوں میں یہ رات ہے کیا ہم یہ جانتے ہیں ؟آخری دَس راتوں کی طاق راتوں میں یہ رات ہے کیا ہم نے یہ بھی جانا ہے ؟ اور اس رات میں ہم نے کہنا کیا ہے کیا یہ بھی جانا ہے ؟تو ہم لیلۃ القدر کا اہتمام کرنے سے رمضان کی تیاری اور رمضان کا استقبال کرتے ہیں۔

آخری عشرے میں ہے ابھی سے ہم کیا تیاری کریں؟

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس رات کی اہمیت کا جب اُن کو خبر ہوئی وحی کے ذریعے تو پہلے دَس دنوں میں اعتکاف کیا اس رات کے لیے، پھر دوسرے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر تیسرے عشرے میں اعتکاف کیا پھر یہ رات آخری عشرے میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر میں صرف تیسرے عشرے کا ہی اعتکاف کرتے تھے باقی جو پہلے دو عشرے ہیں اُن کا اعتکاف نہیں کیا کرتے تھے۔ہمیں تو معلوم ہو چکا ہے کہ آخری عشرے میں ہے تو اس کے لیے ہم کیا کریں؟جو بھی عید کی ہم نے شاپنگ کرنی ہے وہ ابھی سے کریں تاکہ آخری عشرے میں ہم لوگ اس لیلۃ القدر کو پانے کے لیے سارا وقت گزار سکیں تیاری ہے کہ نہیں؟ ممکن ہے یا ناممکن باتیں ہیں ؟لسٹ بنالیں جو بھی آپ کو ضرورت ہے شاپنگ کرلیں رمضان کی شاپنگ بھی کرلیں عید کی شاپنگ بھی کر لیں لیکن آخری عشرے کو،اس عظیم رات کو پانے کے لیے اس رات کو حاصل کرنے لیے ضائع نہ کریں۔

کیا دعا ہم نے مانگنی ہے ؟

جواب: جب سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو علم ہوا کہ یہ عظیم رات ہے ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے ایک رات کی عبادت تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں ؟سبحان اللہ ؛ تیاری ہے ابھی لیلۃ القدر نہیں آئی ہے ابھی خوشخبری دی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تڑپ دیکھیں سلف صالحین کا تقویٰ دیکھیں ایمان دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں میں کیا دعا کروں ؟(ہماری دعائیں کتنی ہیں ختم نہیں ہوتی !)؛ عرض کرتی ہیں کہ اگر میں اس عظیم رات کو پالوں تو میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں کیا دعا کروں ؟اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو: ’’اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي‘‘

’’اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ‘‘(اے اللہ !توخوب معاف کرنے والا ہے)۔

’’تُحِبُّ الْعَفْوَ‘‘(معاف کرنے کو پسند کرتا ہے)۔’’فَاعْفُ عَنِّي‘‘(بس مجھے معاف کردے)۔

بس یہی دعا مانگنی ہے ؟اگر اللہ تعالیٰ معاف کردے تو دنیا اور آخرت دونوں کی آپ کو کامیابی مل چکی ہے۔عبادت تو ہم نے کی ہے تیس دن روزے بھی رکھے ہیں تراویح بھی پڑھی ہے کیا مغفرت نہیں ہوئی معافی نہیں ہوئی؟! یہ کس نے کہا ہے کہ ہم عبادت کرتے ہیں فوراً قبول ہو جاتی ہے کوئی گارنٹی ہے ؟!عبادت کرنا ہمارے ذمہ ہے کوشش کرتے ہیں عبادت کی شرطیں پوری کرتے ہیں کہ اخلاص اتباع سنت ہے اور دیگر شرطیں ہیں ارکان ہیں واجبات بھی ہم ادا کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے قبول کی ہے کہ نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اس لیے یہ کہنا کہ میں بڑا

عبادت گزار ہوں میں بڑی نیک عورت ہوں نماز اور روزے سے ہیشگی اختیار کرتی آئی ہوں اور دن کا روزہ اور رات کی تہجد پڑھنے والا یا پڑھنے والی ہوں میری مغفرت ہو چکی ہے میں اللہ کا پیارا یا اللہ کی پیاری ہو چکی ہوں تو کبھی شیطان کے دھوکے میں مت آنا!

اللہ تعالیٰ سے امید ضرور کرتے ہیں ہم اور دعا بھی کرتے ہیں: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝﴾ (البقرة:127)؛ کس کی دعا ہے یہ؟ ابو الانبیاء امام الموحدین ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی۔ کب یہ دعا مانگی؟ جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے گھر کی کعبہ کی تعمیر کی ہے۔ دیکھیں کعبہ کی تعمیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کی ہے اپنی مرضی نہیں کی اس کے باوجود بھی دعا کیا کرتے ہیں؟ کہ اے اللہ تعالیٰ! جو حکم دیا ہے اس کے مطابق ہم نے کام تو کر لیا ہے اب قبول کرنا تیری مرضی ہے ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! تو قبول فرما:

﴿رَبَّنَا﴾ (اے ہمارے ربّ!)۔ ﴿تَقَبَّلْ مِنَّا﴾ (ہم سے قبول فرما)۔

﴿اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝﴾ (تو بے شک خوب سننے والا ہے خوب جاننے والا ہے)۔

جو ہم کہہ رہے ہیں وہ تُو خوب سنتا ہے اور جو ہم چھپا رہے ہیں وہ تُو خوب جانتا ہے تجھ سے ہم کیا چھپا سکتے ہیں!

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ“ (جس نے یا جو شخص لیلۃ القدر کے خیر سے محروم ہوا وہی شخص محروم ہے ہر خیر سے محروم ہے)

آخری بات بڑی خطرناک بات ہے کہ جو لیلۃ القدر کے خیر سے محروم ہوتا ہے ”فَقَدْ حُرِمَ“ وہ ہر خیر سے محروم ہے عجب بات ہے کہ نہیں؟! اتنی عظیم اور بڑی خوشخبری ہو لیلۃ القدر کی اور اُس کی عظمت کا بیان ہو اُس کی فضیلت کا بیان ہو، اُس میں کیا دعا مانگنی ہے اُس کا بھی ذکر ہو، یہ رات کب آتی ہے اُس کا بھی خاص بیان ہو، اِس کے باوجود بھی ہمارے پاس وقت نہیں ہے کہ اس رات میں اپنے ربّ کا ذکر کر سکیں ہم!

محروم ہو گئے لیلۃ القدر میں نہ پا سکے نہ خاص عبادت کی تو ایسے لوگ بدبخت لوگ ہوتے ہیں جو ہر خیر سے محروم ہوتے ہیں! پچھلے چالیس سال کے رمضان کی لیلۃ القدر کا اہتمام ہم نے نہیں کیا یا تو خبر نہیں تھی یا خبر تھی لیکن شاید جذبہ کمزور پڑ گیا آخری عشرے میں یا کوئی بھی وجہ تھی اس سال میں اگر اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں رمضان کو لکھا ہے تو ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری زندگی میں اس سال کے رمضان کو بھی لکھ دے اس خیر سے اس احسان سے ہمیں نواز دے ورنہ ہماری کیا مرضی ہے کیا اوقات ہے ہماری؟!

کتنے ایسے لوگ ہیں ہمارے ساتھ جو ہمارے ساتھ تھے آج ہمارے ساتھ نہیں ہیں، درس سنتے تھے رمضان کا استقبال کرنے کے لیے وہ بھی تیار تھے لیکن رمضان کے استقبال سے اور رمضان سے محروم ہو چکے ہیں اور قبر میں اپنا عمل ساتھ لے کر جا چکے ہیں، ہم ابھی زندہ ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے کہ ہم زندہ ہیں اسی کی مرضی سے ہمارے دل دھڑکتے ہیں اسی کے احسان سے ہم سانس لیتے ہیں ورنہ ہم اس قابل نہیں ہیں کہ اپنے دل کو خود چلا سکیں! دیکھ لیں دلوں کے مریض کو ڈیوائس (Device) لگی ہوتی ہے دل کی دھڑکن کبھی تیز کبھی کم دوائیوں پر زندگی گزر جاتی ہے اور وہ بھی تب جب دل اس قابل ہوتا ہے زندہ ہوتا ہے میڈیکلی فٹ ہوتا ہے، اور ہر بندے کو یہ ڈیوائس (Device) نہیں لگ سکتی دل میں کہ دل کی دھڑکن جاری رہے، اور جو دل مر جاتے ہیں میڈیکلی اَن فٹ (Medically unfit) ہوتے ہیں یا ایسا مرض لگا ہوتا ہے جہاں

پر یہ ڈیوائس (Device) نہ لگ سکے تو پھر وہ لوگ بھی مر جاتے ہیں! اور میڈیکل فٹنس (Medical Fitness) سے بڑھ کر ہے ایمان کی فٹنس، زندہ دل وہ انسان ہوتے ہیں جن کے اگرچہ میڈیکلی اَن فٹ (Medically unfit) دل ہوتے ہیں لیکن ایمان سے بھرے ہوتے ہیں اخلاص سے بھرے ہوتے ہیں، تقویٰ سے اللہ تعالیٰ کے ڈر سے بھرے دل ہوتے ہیں۔

تو ہمیں چاہیے کہ جب تک یہ سانس جاری ہے اس خاص نعمت کا شکر ادا کریں زندگی کی خاص نعمت ہے واللہ! اور اس شکر کو ادا کرتے ہوئے ہم رمضان کے استقبال کے لیے خاص اہتمام کرتے ہوئے خاص وقت نکال کر جو بھی ہم حق ادا کر سکتے ہیں رمضان کا ہم وہ ضرور کریں ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کر بیٹھے تو پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید ہے! (نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الخُذلَان)۔

اس ایک حدیث میں چند اہم باتوں کا ذکر کیا گیا رمضان کے استقبال کے لیے اور بات آئی زندگی کی تو اگلا پوائنٹ یہ بھی آپ شامل کر لیں کہ رمضان کا استقبال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ ہم زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم روزہ رکھتے ہیں اور رمضان کی تیاری کرتے ہیں (یہ شکر الگ سے ہے اس کی تیاری الگ سے ہے)۔

یہ بڑا پیارا قصہ ہے زندگی اور موت کے تعلق سے امام احمد بن حنبل نے اور امام ابن ماجہ نے اس قصے کو روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے صحیح فرمایا ہے، سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو لوگ آئے تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن دونوں نے اسلام قبول کیا اور دونوں میں سے ایک زیادہ محنت کرنے والا تھا تو جو زیادہ محنت کرنے والا تھا ایک جہاد میں اُس نے حصہ لیا اور اُس جہاد میں وہ شہید ہو گیا، جو دوسرا اُس کا ساتھی ہے وہ اُس کے ایک سال کے بعد مرا (ایک سال اور زندگی رہا ایک سال کے بعد پھر وہ بھی مر گیا)، سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں اور میں نے ان دونوں کو دیکھا جنت کے دروازے پر تو جنت کے اندر سے ایک شخص آتا ہے اور دونوں میں سے جو بعد میں مرا ہے اُس کو اجازت دیتا ہے کہ وہ جنت میں پہلے داخل ہو جائے، پھر تھوڑی کے بعد آیا اور دوسرے کو اجازت دی دوسرا بھی جنت میں داخل ہوا، پھر واپس آیا اور مجھے کہا کہ ابھی تمہارا وقت نہیں آیا؛ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے لوگوں کو یہ قصہ سنایا۔

قصہ کیا ہے؟ دو لوگوں نے اسلام قبول کیا ایک زیادہ جدوجہد کرتا تھا عبادت میں اور ایک اُس سے تھوڑا سا سست تھا، جو زیادہ جدوجہد کرنے والا تھا ایک جہاد میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور اس میں شہید ہو گیا اور جو دوسرا تھا وہ ایک سال اُس کے بعد مرا، دونوں مر گئے؛ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ جو راوی ہیں اس حدیث کے اس قصے کے وہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں اور یہ دو لوگ بھی جنت کے دروازے پر آ کر کھڑے ہو گئے ہیں (کون یہ دو لوگ؟ جنہوں نے اسلام قبول کیا ایک ساتھ اور مر گئے) تو جنت کا دروازہ کھلا اس میں سے ایک شخص آیا اور وہ جو بعد میں مرا اُس کو پہلے لے کر گیا جو ایک سال بعد میں مرا اور پھر واپس آیا پھر اُس کو لے گیا جو میدان جنگ میں شہید ہوا، پھر تیسری مرتبہ آیا اور مجھے یہ کہا کہ ابھی آپ کا وقت نہیں آیا میری آنکھ کھل گئی پھر میں نے یہ لوگوں کو جا کر قصہ سنایا۔ اور لوگوں کو تعجب بھی ہوا کہ کیسے ممکن ہے ایک شخص میدان جنگ میں شہید ہوتا ہے دوسرا شخص ایک سال کے بعد مرتا ہے شہید بھی نہیں ہوتا ہے اور جنت میں پہلے داخل ہو جاتا ہے وہ جو شہید نہیں ہوا ہے؟! اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت عظیم درجہ

ہے واللہ! لیکن دیکھیں یہ سانس جاری ہے اگر اس زندگی کو آپ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں گزارتے ہیں تو کتنے انعامات اور احسانات ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے! یہ سانس ہے واللہ مفت نہیں ہے لیکن ہم یہ سانسیں کہاں پر گنوار ہے ہیں؟! زندگی کہاں پر گنوار ہے ہیں ہم یہ سبق سیکھنا چاہتے ہیں۔ صحابہ کو تعجب ہوا جب یہ قصہ سنا تو یہ خبر پہنچی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (کیا خبر؟ دونوں چیزیں ایک یہ قصہ پہنچا اور لوگوں کا تعجب بھی پہنچا کہ لوگوں کو بات بڑی بھاری پڑ رہی ہے کہ یہ کیسے ہوا؟!)، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "مِنْ أَيِّ ذَلِكَ تَعْجَبُونَ؟" (کس چیز پر تمہیں تعجب ہو رہا ہے کیا تعجب کی بات ہے؟) "فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ..." (انہوں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ پہلا شخص جو ہے دونوں میں سے زیادہ جدوجہد کرنے والا تھا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید بھی ہو گیا ہے اور یہ دوسرا جو بعد میں مرا ہے وہ اس سے پہلے جنت میں داخل کیسے ہوا؟!)

اگرچہ تھوڑے سے لمحے کی بات ہے بات جنت کی ہو رہی ہے آگے پیچھے بھی بڑا اکاؤنٹ کرتا ہے کہ پہلے جنت میں کون داخل ہوا!

﴿سَابِقُوٓا﴾ کا کیا مطلب ہے؟ سبقت لے جانی ہے جنت میں (الحدید:21)۔

جب جنت کا ذکر آیا ہے پچھلے جمعے میں میں بتا چکا ہوں خطبے میں کہ موشن (Motion) کے اعتبار سے حرکت کے اعتبار سے چار الفاظ ہیں:

1-"امشوا": چلنا ہے۔

2-"اسعوا": تیزی سے چلنا ہے۔

3-"سَابقوا": سبقت حاصل کرنی ہے۔

4-"فِرّوا": بھاگ کر جانا ہے فرار ہو کر جانا ہے۔

آپ غور کریں کہ قرآن مجید میں جب جنت کا ذکر آتا ہے تو:

﴿سَابِقُوٓا﴾ (الحدید:21) ہے یا دوسرا لفظ ہے ﴿سَارِعُوٓا﴾ (آل عمران:133)؛ یا ﴿سَابِقُوٓا﴾ یا ﴿سَارِعُوٓا﴾۔

جنت میں جو پہلے جاتا ہے وہ اُس سے بہتر ہوتا ہے جو بعد میں جاتا ہے تو تعجب کی بات تھی اور صحابہ کرام کو ایک ایک لمحے کی فکر رہتی تھی ایک ایک بات کی، جنت کے ذکر میں ایک ایک باریک بینی کی فکر رہتی تھی اس لیے تعجب ہوا۔

ہم نے یہ حدیث کئی مرتبہ سنی ہے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے کیونکہ ہمیں کون سا جنت کی اتنی تڑپ ہے اخلاص نیت کے ساتھ ہم جنت کے طلبگار ہیں؟! طلبگار تو سب ہیں جنت میں ہر مسلمان جانے کی خواہش کرتا ہے لیکن صحابہ کرام کی خواہش کو دیکھیں!

تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"أَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هَذَا بَعْدَهُ سَنَةً" (کیا یہ جو بعد میں مرا ہے اُس شخص کے بعد ایک سال زندہ نہیں رہا؟)

"قَالُوا: بَلَى" (انہوں نے کہا کہ بے شک اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایک سال زندہ رہا)

”قَالَ: وَأَدْرَكَ رَمَضَانَ“ (اور رمضان اس کی زندگی میں آیا کہ نہیں آیا؟)، کہتے ہیں کہ بالکل بے شک رمضان بھی آیا تھا ”فَصَامَ وَصَلَّى كَذَا وَكَذَا“ (اُس نے روزہ بھی رکھا اور نمازیں بھی پڑھیں؟) ”مِنْ سَجْدَةٍ فِي السَّنَةِ“ (اور کتنے اُس نے سجدے کیے پورے سال میں؟) ”قَالُوا: بَلَى“ (کہا کہ بے شک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ”قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) ”فَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ“ (تو دونوں کے بیچ میں زمین اور آسمان جتنا فاصلہ ہے اور فرق ہے)۔ زمین اور آسمان سے بھی بڑھ کر فاصلہ ہے!

میرے بھائی! جس کو اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال کی زندگی دی ہے اس نے ساٹھ سال کی زندگی جب سے ہوش سنبھالا ہے وہ فرمانبرداری ہی کرتا آیا ہے موحد ہے متبع سنت ہے دین میں ثابت قدمی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام اور احسان ہے زندگی ساری خیر پر گزری ہے فرمانبرداری میں ہی گزری ہے بتائیں مجھے اس جیسا کون ہے؟! اور یہ لوگ اگر امت میں کوئی ہو سکتے ہیں یا موجود ہیں یا کبھی تھے تو وہ صحابہ کرام ہیں۔ اگر کبھی آئے ہیں امت میں ایسے لوگ تو صحابہ کرام سے بہتر کوئی نہیں ہے سلف صالحین سے بہتر کوئی نہیں ہے! اُن کی زندگی کی بائیو گرافی اٹھا کر دیکھیں سیرت پر نظر ڈال کر دیکھیں کہ جب سے اسلام قبول کیا ہے مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے احکامات کے سامنے سر جھکانا ہی جانا ہے، مشکل سے مشکل خبر آتی ہے "آمنا وصدقنا" زبان سے نکلتا ہے اور دل میں اطمینان اور سکون پیدا ہوتا ہے یہ زندگی گزرتی ہے۔ ایک سال کے بعد مرنے والے کی یہ خوشخبری ہے ساٹھ اور ستر سال فرمانبردار لوگوں کے لیے کیا خوشخبری ہو گی بشرطیکہ لمبی عمر ہو فرمانبرداری کے ساتھ! اور اگر کسی کی عمر لمبی ہوئی نافرمانی میں گزری تو اس سے بڑھ کر ناکام انسان کوئی نہیں ہے یہ عمر اس پر حجت قائم کرے گی کہ ساٹھ سال کی زندگی میں توحید کو نہیں سمجھا ابھی تک!

سر پر پگڑی ہے لمبی داڑھی ہے ٹخنے کے اوپر شلوار ہے تیس چالیس حج کر چکے ہیں تیس چالیس سالوں سے پہلی صف میں نماز پڑھ رہے ہیں رمضان کا روزہ کبھی چھوڑا نہیں زکوٰۃ کبھی چھوڑی نہیں صدقات اور خیرات ہمیشہ دیتے آئے ہیں لیکن نہیں سمجھا تو اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا اور سب سے عظیم حق کو نہیں سمجھا توحید نہیں سمجھی اور قبر کا طواف کر رہے ہیں اور قبر والوں سے مانگ بھی رہے ہیں دعا اور پکار بھی کر رہے ہیں اس سے بڑھ کر ناکام انسان کون ہے؟!

رمضان کی ہم نے تیاری کرنی ہے ان سانسوں کا شکر ادا کرتے ہوئے: سمجھ آئی کہ ہم نے ان سانسوں کا شکر ادا کیوں کرنا ہے؟ کرنے کا حق ہے کہ نہیں کرنا چاہیے کہ نہیں؟ اور زندگی کا شکر کیسے ادا کر سکتے ہیں نافرمانی کر کے؟! ناشکری ہے! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (ابراہیم:7)

(تم شکر کرتے رہو گے میں تمہیں اور بھی زیادہ عطا کرتا رہوں گا (برکت ہو گی زندگی میں برکت ہو گی عمر میں برکت ہو گی خیر عمل میں))

﴿وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝﴾

(اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب شدید ہے)

دیکھیں بعض لوگوں کو کہ ساٹھ ستر سال عمر پہنچ چکی ہے دنیا کے خزانے موجود ہیں بزنس مین ہیں بڑے تاجر ہیں دنیا کا سب کچھ موجود ہے لیکن توحید سے محروم ہیں سنت سے محروم ہیں فرمانبرداری سے محروم ہیں ہر خیر سے محروم ہیں اور یہی دنیا اُن کے لیے عذاب بن جاتی ہے! ایک شخص رو رہا تھا ملٹی ملینئر (Multi-millionaire) ہے کہتا ہے کہ میں نے سنا میرے پیارے یہ کہہ رہے تھے کہ کب اس بوڑھے سے جان چھوٹے گی اور ہمیں وراثت کا مال ملے گا ہم اپنی مرضی کریں گے! ان کے پیارے بھی ان کے پیسوں کے پیارے ہوتے ہیں! (إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللهُ سُبحَانَه وَتَعَالىٰ)۔ ہم نے رمضان کے لیے خاص تیاری کرنی ہے اگلا پوائنٹ دیکھ لیں آپ کتنے ہو گئے؟ سات ہو گئے۔

8- آٹھواں پوائنٹ ہے "توبہ سے"۔

یہ ساری باتیں جو ہم نے کی ہیں اگر توبہ نہیں کریں گے تو پھر فائدہ ہی کیا ہے؟! شرک سے توبہ نہیں ہے، بدعات سے توبہ نہیں ہے، جھوٹ اور فریب سے توبہ نہیں ہے، ظلم سے توبہ نہیں ہے، حرام خوری سے توبہ نہیں ہے، سود سے توبہ نہیں ہے تو پھر رمضان کا ہم نے کیا استقبال کیا؟! تیاری کیا کرنی ہے فائدہ کیا ہے اس تیاری کا؟! اور یہ نفس پر بہت بڑا مشکل امتحان ہے! باقی باتیں تو ٹھیک ہے جب توبہ کی بات آتی ہے پھر تھوڑے سے پاؤں ڈگمگا جاتے ہیں ساتھ نہیں دیتے کیوں؟ توبہ تھوڑی سی بھاری ہوتی! یعنی ہم جیسے زندگی گزار رہے ہیں تبدیلی لانی پڑے گی لازمی ہے تبدیلی، شر سے خیر کی طرف کی تبدیلی لازمی ہے، نافرمانی سے فرمانبرداری کی طرف کی تبدیلی لازمی ہے، شرک سے توحید کی طرف کی تبدیلی لازمی ہے، بدعت سے سنت کی طرف کی تبدیلی لازمی ہے؛ اگر یہ تبدیلی نہیں ہو سکتی تو پھر اس استقبال اور تیاری کا فائدہ ہی نہیں ہے! اور توبہ کی بھی شرطیں ہیں ان شرطوں کے ساتھ توبہ کریں اور توبہ کو جان لیں۔

امام حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "إن العبد لا يزال بخير ما كانَ له واعظ من نفسه وكانت المحاسبة من همته" (کوئی شخص اُس وقت تک خیر میں رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے)۔ اپنا محاسبہ کرتے رہیں گے اور توبہ کرتے رہیں گے تو پھر خیر میں رہیں گے، اپنا محاسبہ نہیں کریں گے توبہ نہیں کریں گے تو پھر خیر باقی نہیں رہے گا۔

9- نویں نمبر پر، رمضان کے لیے خاص تیاری کرنی ہے ایک خاص پروگرام بنا کر رمضان کے لیے۔

خاص پلاننگ ہوتی ہے نا جب کوئی انجینئر جو ہے آرکیٹکٹ جو ہے کوئی بلڈنگ بناتا ہے اُس سے پہلے کیا کرتا ہے فوراً بلڈنگ بنا لیتا ہے؟! اُس کے لیے خاص ایک نقشہ بناتا ہے۔ ہم نے رمضان کے لیے ایک خاص نقشہ بنانا ہے اعمال صالحہ کی ہم نے ایک بلڈنگ قائم کرنی ہے فرمانبرداری کی بلڈنگ ہم نے قائم کرنی ہے بغیر بنیاد کے بغیر خاص ترتیب کے تو کام نہیں بنے گا، تو خاص نقشہ ہونا چاہیے اور اس نقشے میں ہم نے یہ طے کرنا ہے کہ رمضان میں کون سے خیر اور صالح نیک اعمال خود بھی کرنے ہیں گھر والوں کو بھی کروانے ہیں:

(ا) عمرہ کب کرنا ہے پہلے سے تیاری کر لیں ڈیٹ متعین کر لیں ورنہ شیطان کہتا رہے گا وسوسہ کرتا رہے گا کہ بس ابھی کل جاتے ہیں، کل بچہ بیمار ہو گیا اچھا پرسوں جاتے ہیں، جاب سے تھوڑی سی دیر سے آ گئے اچھا اگلے دن جاتے ہیں سر میں درد ہے، اگلے دن جاتے ہیں کوئی اور بہانہ ہے؛ نہیں! پہلے سے متعین کر لیں کہ ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ آسانی کرے اس ڈیٹ کو ہم جاتے ہیں۔

(۲) زکوٰۃ الفطر کے لیے خاص تیاری کرنی ہے اور اُس کے احکامات کو بھی سمجھنا ہے ابھی جاننا ہے کہ زکوٰۃ الفطر کیا ہوتی ہے، کون مستحقین ہیں کب دی جاتی ہے۔ بعض لوگ غلطی کر کے رمضان سے پہلے ہی بھیج دیتے ہیں یا رمضان کے پہلے عشرے میں ہی بھیج دیتے ہیں جیسا کوئی شخص اپنا بوجھ اُتارنا چاہتا ہے نامصیبت ٹالنا چاہتا ہے سر سے تو پہلے دے کر جان چھڑا لیتے ہیں! جان نہیں چھڑانی عبادت ہے عبادت سے جان چھڑائی جاتی ہے کیا؟! زکوٰۃ الفطر رمضان کی آخری رات یا اُس سے ایک یا دو دن پہلے آپ دے سکتے ہیں کیونکہ عید کی نماز کے بعد اُس کا وقت ختم ہو جاتا ہے عید کی نماز سے پہلے تک آپ دے سکتے ہیں۔ کوئی شخص اپنے ملک میں بھیجنا چاہتا ہے تب بھی جائز ہے لیکن وہاں پر کسی کو وکیل بنائے اور یہاں کی عید نماز سے پہلے وہاں پر پہنچ جائے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مہینہ پہلے ہی بھیج دے عید نماز سے) کہ جس ملک میں بھیجنا ہے اُس سے ایک یا دو دن راتیں پہلے تک آپ بھیج سکتے ہیں۔

10-اور آخر میں دَسویں نمبر پر، سچی عزیمت کے ساتھ ہم نے رمضان کے لیے خاص تیاری کرنی ہے کہ جو ہم نے کہا ہے اس پر عمل کرنا ہے، عزم کرنا ہے نا! کہنا تو آسان ہے بات کرنے کی ہے نا! یہ ساری باتیں صرف باتیں رہیں گی تو پھر فائدہ کیا ہے؟

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲﴾ (الصف:2): کیوں ایسی باتیں کرتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو؟!

کہنا تو بہت آسان ہے سب خوش ہیں سر بھی ہلا رہے ہیں! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کرنے والا بنائے، جیسے ہم کہہ رہے ہیں اُس سے بہتر کرنے والا بنائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق نہ ہو تو پھر کچھ بھی نہیں ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ ہم ہیں کرنے والے! اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر و اللہ تعالیٰ سے دعا ابھی سے مانگتے رہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائیں اس سال کے رمضان کا بہترین طریقے سے استقبال کروں اور اس سال میں اے اللہ تعالیٰ! میں تیری نزدیکی حاصل کروں، جو پچھلے سالوں میں میں نے گنوایا ہے اس رمضان کے مہینے میں وہ اس سال میں میں پالوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ ہماری زندگی میں اس سال کے رمضان کو بھی لکھ دے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس سال کے رمضان کے مہینے میں بہترین سے بہترین عمل کرنے والے بن جائیں اپنے ربّ کو راضی کرنے والے بن جائیں، ہر نافرمانی سے اللہ تعالیٰ ہمیں دور فرمائے محفوظ فرمائے، ہر شر سے ہمیں اور پوری امت کو محفوظ فرمائے (آمین)؛ واللہ اُعلم۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس [277. رمضان کی تیاری اور استقبال کیسے کریں] سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio